اس اہم محرک جذبے سے تعرض کو اپنے لیے ممنوعہ علاقہ بنا لیا تھا۔ چنانچہ یہ خانہ خالی کلیتاً دیوؤں ہی کی آماجگاہ بن کر رہ گیا تھا۔ جیلانی مرحوم نے اس اہم موضوع سے تعرض کر کے ایک طرف فرض کفایہ ادا کیا ہے تو دوسری طرف اپنی فنی چابک دستی سے اس موضوع پر لکھنے والوں سے غالب کی زبان میں کہا ہے کہ:

دیکھو اسی طرح سے کہتے ہیں سخن ور سہرا

جیلانی صاحب اپنے کرداروں کے جنسی ہیجانات کی تفصیل پیش کرتے ہوئے بالواسطہ طور پر خود قاری کو معاشرے میں پھیلے ہوئے ہیجانات کے حوالے سے اپنی تحلیل نفسی کا موقع عطا کرتے اور اسی طرح قاری کو اپنے نفس میں موجود جنسی ہیجانات کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی حکمت سے آشنا کرتے ہیں۔ ان کے افسانے پڑھتے ہوئے مجھے ذاتی طور پر یوں محسوس ہوا جیسے کوئی ماہر فن نباض میری نبض پر ہاتھ رکھ کر مرض کی ایک ایک کیفیت بیان کر کے دوا تجویز کرنے سے قبل میرا اعتماد حاصل کر رہا ہو۔

کہتے ہیں پہنچے ہوئے لوگوں کے تصرفات بعد از وفات بھی کار فرما رہتے ہیں۔ مجھے یہ بھی نہیں معلوم کہ چودھری غلام جیلانی صاحب کہاں تک پہنچے ہوئے تھے لیکن "زندگی کیا ہے؟" پڑھتے ہوئے میں نے اپنے نفس پر ان کے تصرف خیر کو واضح طور پر محسوس کیا۔

اس قیمتی مجموعہ کے مرتب برادرم سلیم منصور خالد نے اس امر پر بجا طور پر اظہار تاسف کیا ہے کہ ہمارے دور کے نقادوں نے جیلانی بی اے کے افسانوں کو درخور اعتنا نہیں گردانا۔ لیکن یہ بے اعتنائی ناقابل فہم ہرگز نہیں، اس کے واضح اسباب ہیں۔ جیلانی صاحب کی درویش منشی اور جماعت اسلامی جیسی جماعت سے وابستگی کے علاوہ افسانوں کے منصہ شہود پر آنے کے وقت کا وہ ناموافق ادبی ماحول تھا جس میں دین گریز ادیبوں کی بنیری لگ رہی تھی اور دینی فکر کے حامل تخلیق کاروں کو اس طرح پیچھے دھکیل دیا گیا تھا جس طرح فاتح آریاؤں نے ہندستان کے قدیم دراوڑوں کو جنوبی ہند میں دھکیل دیا تھا۔ بہرحال اب اس نام نہاد ترقی پسندی کے ملبے کا غبار بیٹھ جانے کے بعد جیلانی صاحب اور ان جیسے دیگر تعمیری فکر کے حامل تخلیق کاروں کی کاوشیں ادبی منظر پر لانے کی ضرورت ہے تاکہ احیاے اسلام کی لہر کو ادبی حوالے سے بھی تقویت مہیا ہو (عنایت علی خان)۔

الرشید (خصوصی اشاعت) مدیر: عبدالرشید ارشد۔ مقام اشاعت: ۲۵ لوئر مال، لاہور۔ صفحات: ۹۵۰۔ ہدیہ: ۲۰۰ روپے۔

مولانا عبدالرشید ارشد نے گذشتہ برسوں میں ماہنامہ الرشید کے بعض یادگار نمبر شائع کیے ہیں۔ زیر نظر نمبر اس سلسلے کی تازہ کڑی ہے۔ اس میں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور مولانا محمد یوسف شہید